

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت اور اس میں کیے جانے والے اعمال

اس اللہ تعالیٰ کی ہی تعریفات ہیں جس نے اوقات و زمان کو پیدا فرمایا اور ان اوقات میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت ادا فرمائی اور کچھ مہینوں اور ایام کو خصوصی فضیلت اور امتیازی حیثیت بھی دی اور ایسے فضائل سے نوازا جس میں اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے ۔

اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں پر فضل و کرم بڑھ جاتا ہے تاکہ انہیں اعمال صالحہ کرنے اور اطاعت و فرمانبرداری کرنے میں اس سے تعاون مدد حاصل ہو ، اور نشاط و چستی کی تجدید ہوتی ہے تاکہ مسلمان ثواب کا وافر حصہ حاصل کرسکے ، اور وہ موت کے آنے سے قبل ہی اس کی تیاری کرتے ہوئے روز قیامت کے لیے بھی زاد اکٹھا کرسکے ۔

اطاعت و فرمانبرداری کے موسم کے فوائد یہ ہیں کہ جو کچھ رہ گیا اور عمل نہیں کیا جاسکا اس کمی کو پورا کیا جائے اور اس کے عوض میں کچھ اعمال کر لیے جائیں ، اور ان فضیلت والے موسموں سے ہر ایک موسم میں کوئی نہ کوئی ایسا کام پایا جاتا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر بندے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتے ہیں ۔

اور اس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا فیضان ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہے اس پر اپنے فضل و کرم اور رحمت سے مہربانی کرتے ہیں ، لہذا وہ شخص بہت ہی خوش نصیب ہے جو ان موسموں اور مہینوں اور ایام و اوقات میں اپنے پروردگار والہ کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے اللہ رب العزت کا تقرب حاصل کرنے کو غنیمت جانتا ہے لہذا ہوسکتا ہے ایسے شخص کو اس مہربانی کی خوشبو حاصل ہو اور وہ سعادت حاصل کرتے ہوئے جہنم کی آگ اور اس کے شعلوں سے محفوظ ہوجائے ۔

دیکھیں : اللطائف لابن رجب صفحہ نمبر (40) -

لہذا مسلمان کو اپنی عمر کی قدر اور زندگی کی قیمت پہچانتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کثرت سے کرنی چاہیے اور موت تک خیر و بھلائی کے کاموں پر ہمیشگی کرنی چاہیے -

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اور یقین آنے تک اپنے رب کی عبادت کیجئے} الحجر (99) -

مفسرین نے یقین کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد موت ہے۔

اطاعت فرمانبرداری کے عظیم موسموں میں ذوالحجہ کے پہلے دس دن بھی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے باقی سارے سال کے ایام پر فضیلت دی ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ان دس دنوں میں کیے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ، صحابہ نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی نہیں !! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ، لیکن وہ شخص جو اپنا مال اور جان لے کر نکلے اور کچھ بھی واپس نہ لائے) صحیح بخاری (2 / 457) -

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عشرہ ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ اجر والا عمل کوئی نہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ نہ ہی اللہ تعالیٰ

کے راستے میں جہاد کرنا؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا (سنن دارمی) (1 / 357)
(اس کی سند حسن ہے دیکھیں الارواء الغلیل) (3 / 398) -

مندرجہ بالا اور اس کے علاوہ دوسری نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن باقی سال کے سب ایام سے بہتر اور افضل ہیں اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی استثناء نہیں حتیٰ کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی نہیں ، لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ان ایام سے بہتر اور افضل ہیں کیونکہ ان میں لیلة القدر شامل ہے ، اور لیلة القدر ایک ہزار راتوں سے افضل ہے ، تو اس طرح سب دلائل میں جمع ہوتا ہے -

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (5 / 412) -

ہمارے مسلمان بھائی : ان دس دنوں کی فضیلت بہت سے امور کی بنا پر واضح ہوتی ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں :

1 - اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان ایام کی قسم کھائی ہے : اور کسی چیز کی قسم اٹھانا اس کی اہمیت و فضیلت اور اس کے عظیم نفع پر دلالت کرتی ہے ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا :

{ قسم ہے فجر کی ، اور دس راتوں کی } -

ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مجاہد ، اور کئی ایک سلف رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ یہ عشرہ ذی الحجہ ہے ، اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : اور یہی صحیح ہے - دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (8 / 413) -

2 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی گواہی اور شہادت دی ہے کہ یہ دنیا کے ایام میں سب سے افضل ایام ہیں جیسا کہ حدیث بیان بھی کی جاچکی ہے -

3 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے : اس کی وجہ سے یہ ہے کہ باقی سارے ممالک میں بسنے والوں کو تو ان ایام کے شرف کی بنا پر اور جگہ کے شرف کی بنا پر جو حجاج کرام کے ساتھ خاص ہے ۔

4 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ حمد و ثنا اور تکبیریں پڑھنے کا حکم دیا ہے ، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس ایام سے عظیم ایام اور کوئی نہیں اور نہ ہی ان میں کیے گئے اعمال کے علاوہ کوئی اور اعمال اسے زیادہ محبوب ہیں ، لہذا ان ایام میں لا الہ الا اللہ ، اور تکبیریں بکثرت پڑھا کرو ، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کثرت سے کیا کرو) مسند احمد (7 / 224) ، علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے ۔

5 - اس عشرہ میں یوم عرفہ بھی آتا ہے اور یہ ایسا دن ہے جسے یوم مشہود کہا جاتا ہے جس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل کیا اور اس دن کا روزہ رکھنے سے دو برس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ، اور اسی عشرہ میں یوم النحر (دس ذی الحجہ) بھی ہے جو علی الاطلاق سال بھر کے دنوں میں سب سے عظیم دن ہے اور یہی حج کا بڑا دن ہے جس میں ایسی عبادات اور اطاعات و فرمانبرداری اکٹھی ہوتی ہیں جو کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتیں ۔

6 - اسی عشرہ میں قربانی اور حج بھی آتا ہے ۔

عشرہ ذی الحجہ (ذوالحجہ کے پہلے دس دن) کے اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ : ان دس دنوں کا ادراک اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ، لہذا بندے کو اس کی اس طرح قدر کرنی چاہیے جس طرح اس کا حق ہے اور جس طرح صالح اور نیک

لوگوں نے اس کی قدر کی ، تو مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس نعمت کا شعور پیدا کرے اور اس فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے ان دس دنوں میں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کرے ۔

اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اطاعت و فرمانبرداری کی طرف راغب کرے ، خیر و بھلائی کے طریقے اور کئی طرح کی نیکیاں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے بندوں پر فضل و کرم اور عنایت ہے ، اور اس نے انہیں کئی ایک اقسام کی اطاعت و فرمانبرداری کے راستے دکھائے ہیں تا کہ وہ اپنے رب اور آقا کی عبادت میں لگے رہیں اور اعمال صالحہ کرنے سے اکتاہٹ محسوس نہ کریں ، بلکہ وہ اس میں چست اور نشیط ہو کر عبادت میں مگن رہیں ۔

ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں مسلمان کو مندرجہ ذیل کام کرنے چاہیں :

- 1روزے -

مسلمان شخص کے لیے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس ایام میں اعمال صالحہ کرنے پر ابھارا ہے اور روزہ رکھنا اعمال صالحہ میں سے سب سے افضل اور اعلیٰ کام ہے ، اور اللہ تعالیٰ نے روزہ اپنے لیے چنا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(ابن آدم کے سارے کے سارے اعمال اس کے اپنے لیے ہیں لیکن روزہ نہیں کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا) ، صحیح بخاری حدیث نمبر (1805) ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نو ذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے ، ہنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے بیان کیا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ اور یوم عاشوراء اور ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے ، مہینہ کے پہلے

سوموار اوردو جمعراتوں کے -

سنن نسائی (4 / 205) سنن ابوداود ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداود (2) (462 /) میں اسے صحیح قرار دیا ہے -

- 2تکبیریں کہنا:

ان دس ایام میں مساجد ، راستوں اور گھروں اور ہر جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے وہیں اونچی آواز سے تکبیریں اور لا الہ الا اللہ ، اور الحمد للہ کہنا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا اعلان ہو - مرد تو اونچی آواز سے کہیں گے لیکن عورتیں پست آواز میں ہی کہیں -

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں ، اور ان مقرر دنوں میں ان چوپایوں پر اللہ تعالیٰ کا نام یاد کریں جو پالتویں { الحج (28) -

جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ معلوم دنوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایام معلومات سے مراد دس دن ہیں -

اور تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :

اللہ أكبر ، اللہ أكبر لا إله إلا الله ، والله أكبر والله الحمد

اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ، اور اللہ بہت بڑا ہے ، اور اللہ تعالیٰ ہی کی تعریفات ہیں -

اس کے علاوہ بھی تکبیریں ہیں -

یہاں ایک بات کہنا چاہیں گے کہ موجود دور میں تکبیریں کہنے کی سنت کو ترک کیا جاچکا ہے اور خاص کر ان دس دنوں کی ابتداء میں تو سننے میں نہیں آتی کسی نادر شخص سے سننے میں آئیں گیں ، اس لیے ضروری ہے کہ تکبیروں کو اونچی آواز میں کہا جائے تاکہ سنت زندہ ہوسکے اور غافل لوگوں کو بھی اس سے یاد دہانی ہو۔

ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارہ میں ثابت ہے کہ وہ دونوں ان دس ایام میں بازاروں میں نکل کر اونچی آواز کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے تھے اور لوگ بھی ان کی تکبیروں کی وجہ سے تکبیریں کہا کرتے تھے ، اس کا مقصد اور مراد یہ ہے کہ لوگوں کو تکبیریں کہنا یاد آئیں اور ہر ایک اپنی جگہ پر اکیلے ہی تکبیریں کہنا شروع کر دے ، اس سے یہ مراد نہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر بیک آواز تکبیریں کہیں کیونکہ ایسا کرنا مشروع نہیں ہے ۔

اور جس سنت کو چھوڑا جاچکا ہو یا پھر وہ تقریباً چھوڑی جا رہی ہو تو اس پر عمل کرنا بہت ہی عظیم اجر و ثواب پایا جاتا ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اس پر دلالت کرتا ہے :

(جس نے بھی میری مرد سنت کو زندہ کیا اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اور ان دونوں کے اجر و ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی) اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے : دیکھیں سنن ترمذی (443 / 7) یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن درجہ تک پہنچتی ہے ۔

- 3 حج و عمرہ کی ادائیگی :

ان دس دنوں میں جو سب سے افضل اور اعلیٰ کام ہے وہ بیت اللہ کا حج و عمرہ کرنا ہے ، لہذا جسے بھی اللہ تعالیٰ اسے اپنے گھر کا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نے مطلوبہ طریقہ سے حج کے اعمال ادا کیے تو ان شاء اللہ اسے بھی اس کا حصہ ملے گا جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

(حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی اجر و ثواب نہیں) -

- 4 ان دس ایام میں عموماً اعمال صالحہ کرنا :

کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اعمال صالحہ محبوب ہیں ، اور اس وجہ سے یہ لازم ہے کہ اس کا اجر و ثواب بھی اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ملے گا ، لہذا جس کے لیے حج کرنا ممکن نہیں اسے چاہیے کہ وہ ان افضل ایام و اوقات کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارتے ہوئے نماز اور قرأت قرآن کریم اور ذکر و اذکار اور دعا و صدقہ و خیرات اور والدین سے حسن سلوک اور نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے اور اسی طرح دوسرے خیر و بھلائی کے مومنوں کا خاص اہتمام کرے ۔

- 5 قربانی :

عشرہ ذی الحجہ کے اعمال صالحہ میں قربانی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا بھی شامل ہے کہ قربانی کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کیا جائے ۔

- 6 سچی اور پکی توبہ جسے توبہ نصوحہ کہا جاتا ہے کی جائے :

ان دس دنوں میں جو چیز زیادہ تاکید سے ہونی چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے کیے کی توبہ ہے کہ جو کچھ معاصی و گناہ اور نافرمانی ہو چکی اس پر مسلمان توبہ کرے ۔

توبہ اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع اور اس کی طرف واپس آنے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اسے ظاہری اور باطنی دونوں طرح ترک کرنے اور جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت ، فوری طور پر اسے ترک اور آئندہ نہ کرنے کے عزم اور اللہ تعالیٰ کے محبوب عمل کو کرتے ہوئے حق پر استقامت کو توبہ کہتے ہیں ۔

اور مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ جب وہ کسی معصیت و نافرمانی کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس جتنی جلدی ہوسکے توبہ کر لے اور اسے مہلت نہیں دینی چاہیے کیونکہ:

اول : اسے اس کا علم نہیں کہ موت کب اور کسی وقت اور کس لحظہ میں آدبوچے

دوم : کیونکہ برائی اور بھی برائیوں کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے ۔

اور پھر فضیلت کے اوقات میں توبہ کرنے کی شان ہی کچھ نرالی ہوتی ہے وہ اس لیے کہ اس وقت غالب طور پر نفس اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف راغب ہوتا ہے اور خیر و بھلائی کرنے کی خواہش ہوتی ہے جس کی بنا پر اعتراف گناہ اور ندامت کا اظہار بہت جلد پیدا ہوتا ہے ، وگرنہ توبہ تو بروقت اور ہر زمانے میں واجب اور ضروری ہے ، اور جب کسی مسلمان میں اعمال صالحہ اور سچی توبہ فضیلت والے اوقات اور موسم خیر میں جمع ہوجائے تو ان شاء یہ کامیابی و کامرانی کاپیش خیمہ اور زینہ ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ہاں جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہوجائے گا { القصص (67) -

لہذا مسلمان شخص کو خیر و بھلائی کے موسموں اور اوقات پر حریص ہونا چاہیے کیونکہ یہ بہت ہی جلد ختم ہوجاتے ہیں ، اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اعمال صالحہ کی طرف لائے تا کہ وہ اس کا اجر و ثواب حاصل کرسکے اس لیے کہ اسے اجر و ثواب کی اشد ترین ضرورت ہے ۔

اور اجر و ثواب اور نیکیاں بہت کم ہیں ، لیکن موت اور اس دنیا فانی سے کوچ کا وقت انتہائی قریب ہے ، اور راستہ بھی پرخطر اور پرپیچ ہے ، اور دھوکہ غالب ہے اور عظیم خطرے کا خدشہ ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ

تہمیں دیکھ رہا ہے ، اور اسی کی طرف واپس جانا ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی ٹھکانہ دینے والا نہیں:

{جوبھی ذرہ برابر خیر و بھلائی اور نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو بھی ذرہ برابر برائی اور شر کا ارتکاب کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا }

اس فرصت کو غنیمت جانیں اور ان عظیم ایام میں اعمال کریں ، اس کا کوئی عوض نہیں اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ، جتنی جلدی ہوسکے اعمال کرلو اعمال کرلو ، اور موت کے حملے سے قبل جلدی اور تیزی دکھا لو ، اور زیادتی کرنے والے کی ندامت سے قبل کچھ کرلو ، اور اس واپسی کے سوال سے قبل کچھ عمل کرلو جس کا جواب بھی نہیں دیا جائے اور اس کی بات تسلیم کرتے ہوئے اسے دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا ۔

امیدوں اور خواہشوں کے پورے ہونے میں حائل ہونے والی موت سے قبل اور اس سے قبل کہ وہ اپنے اس گڑھے میں اپنے اعمال کے ساتھ قید کر دیا جائے کچھ اعمال صالحہ کرلو ۔

اے وہ شخص جس کا دل رات کی سیاہی کی مانند سیاہ ہو چکا ہے ، کیا تیرا دل روشن اور نرم نہیں ہونا چاہتا اور کیا وہ نرم نہیں ہوسکتا ؟ کیوں نہیں ایسا ہوسکتا ہے او اور اس عشرہ ذوالحجہ میں اپنے رب اور مولا کی رحمت و فضل کے جھونکے سمیٹ لو کیونکہ یہ ایسے جھونکے ہیں جسے یہ پہنچ جائیں وہ شخص سعادت مند ہوجاتا ہے اور یہ پہنچتے بھی اسے ہی ہیں جسے اللہ تعالیٰ چاہتا اور وہ قیامت کے دن سعادت مند ہوگا ۔